تم (مسلمانوں) کو یعنی جو کوئی خدا (کے سامنے جانے) اور روز آخرت (کے آنے) کی امید رکھتا ہو اسے ان لوگوں کی نیک چال چلنی (ضرور) ہے۔ اور روگردانی کرے تو خدا بھی بے پرواہ اور سزاوار حمد (وثنا) ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

تُلْقُوْنَ	تم ڈالتے ہو۔
تُسِرُّوْنَ	تم چھپاتے ہو۔
اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ	اگر وہ تم پر قابو پا جائیں۔
بُرَءٰٓؤُا	بے زار۔

اَلتَّمَارِيْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر 1: سورۃ الممتحنہ کی روشنی میں اہل ایمان کا اسلام دشمن کافروں کے ساتھ کیا رویہ ہونا چاہیے؟

جواب: اہل ایمان کا اسلام دشمن کافروں کے ساتھ رویہ:

کفار اللہ اور رسول ﷺ کے دشمن ہیں اور تمہارے بھی۔ انہوں نے ایمان لانے کی پاداش میں اللہ کے رسول ﷺ کو مکہ سے ہجرت پر مجبور کر دیا۔

لہٰذا ان سے دوستانہ برتاؤ کرنا یا دوستانہ پیغام بھیجنا ایمان والوں کو زیب نہیں دیتا۔

سوال نمبر2: سورۃ الممتحنہ کی روشنی میں بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو دشمنانِ حق اِسلام کی کن باتوں کے سبب انہیں دوست اور رازدان بنانے سے منع کیا گیا ہے؟

جواب: سورۃ الممتحنہ کی روشنی میں اللہ تعالیٰ نے درج ذیل باتوں کی وجہ سے مسلمانوں کو کفار کے ساتھ دوستی رکھنے سے منع فرمایا ہے:۔

(۱) کفار نے تمہارے ساتھ جنگ کی ہو۔

(۲) تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہو۔

(۳) تمہیں تمہارے گھروں سے نکالنے میں اوروں کی مدد کی ہو اور آخر میں فرمایا جو اُن سے دوستی کرے گا وہ ظالم ہے۔

سوال نمبر3: جب اہل کفر مسلمانوں پر غلبہ پالیتے ہیں تو ان کا اہل ایمان کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟ سورۃ الممتحنہ کی روشنی میں جواب دیں؟

جواب: اہل کفر کا مسلمانوں کے ساتھ سلوک:

جب اہل کفر اہل ایمان پر غلبہ پالیتے ہیں تو وہ مسلمانوں پر ہاتھ اور زبانیں بھی چلاتے ہیں گالی گلوچ بھی کرتے ہیں اور مار دھاڑ بھی کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح یہ کافر ہو جائیں۔

سوال نمبر4: سورۃ الممتحنہ میں حضرت ابراہیمؑ کے کس اسوہ حسنہ کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: حضرت ابراہیمؑ کا اسوۂ حسنہ:

حضرت ابراہیمؑ اور ان کے رفقاء نے اپنی بے دین اور بت پرست قوم سے علیحدگی اختیار کر لی اور ان کے بتوں سے بھی بیزاری کا اعلان کیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ کافروں کے ساتھ مکمل